یہ کیا سنا کہ حضرتِ خادم چلے گئے!

الحمدللہ خالق الأکوان و الصلوۃ و السلام علی عبدہ و رسولہ و حبیبہ سید الإنس و الجان و علی آلہ و صحبہ العظام و علی جمیع الأولیاءہ الکرام

أما بعد فأعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ(۱۵۴)

صدق اللہ العظیم

شہادت ہے مقصود و مطلوبِ مؤمن ــــ نہ مالِ غنیمت نہ کشور کشائی

نظر اللہ پہ رکھتا ہے مسلمانِ غیور ــــ موت کیا شے ہے فقط عالمِ معنی کا سفر

عزیزانِ ملت اِسلامیہ! یوں تو دنیا میں سبھی آے ہیں جانے کے لیے مگر کچھ مردانِ خدا ایسے ہوتے ہیں جن کی موت ایک عالَم کی موت سے تعبیر کی جاتی ہے - کل 19 نومبر 2020ء کی رات تقریبًا دس بج کر بیس منٹ کے قریب ایک ایسی الم ناک خبر موصول ہوئی جس کو سن کر یک لخت پورے بدن میں کپکپی اور ذہن پہ سکتہ طاری ہو گیا - عالَمِ اسلام کی ایک معروف مذہبی شخصیت، خلیفۂ تاج الشریعۃ، شیخ الحدیث و التفسیر، امام المدافعین امیر المجاھدین، امامِ حرّیت، پاسبانِ ناموسِ رسالت، محافظِ ختمِ نبوت، پیرِ طریقت، عالمِ اسرارِ حقیقت، صاحبِ حلم و شجاعت، نازشِ فنِّ خطابت، منبعِ جود و سخاوت، پیکرِ خلوص و محبت، دافعِ کفر و ضلالت، عاشقِ اعلیٰ حضرت، نادر المثال، راویٔ اقبال، زینۃ الفقھاء، مرجع العلماء، قدوۃ المحدثین امام المسلمین، حضرت استاذ العلماء علامہ مولانا **حافظ خادم حسین رضوی** - نور اللہ مرقدہ و رفع درجاتہ و یسکنہ فسیح جناتہ ویلھم أھلہ و ذویہ الصبر و السلوان - اس دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف کوچ کر گیے - انا للہ وانا الیہ راجعون -

کیا خوفناک اور غم و اندوہ میں ڈوبا ہوا منظر تھا کہ جوں ہی یہ خبر سطحِ زمین سے نمودار ہوئی ایک لمحے میں پورے عالم میں بجلی کی طرح پھیل گئی - دم بھر میں ساری دنیا ہل گئی، جسے دیکھو رو رہا ہے، جہاں نظر ڈالو بد حواسی کا عالم ہے، خود میری کیفیت یہ تھی کہ کچھ کہتا نہ بنتا تھا، اس ہنگامے میں اپنے آپ کو کسی

طرح سنبھال کر چند قریبی دوستوں کو بذریعۂ فون اس سانحے کی اطلاع دی، اور جس سے بھی بات کی یوں محسوس ہوا کہ یقیناً یہ جماعتِ اہلِ سنت کا ایک عظیم نقصان ہے اور جو خلا ان کی رحلت سے پیدا ہوا ہے وہ آنے والے کئی سالوں میں پورا ہوتا نظر نہیں آتا -

آپ اس عظیم شخصیت کی غیر معمولی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگائیں، کہ ان کے جانے سے صرف ان کا آبائی وطن ہی نہیں بلکہ کوسوں دور، مرکزِ اہلِ سنت بریلی شریف، مارہرہ مطہرہ، کچھوچھہ مقدسہ، بدایوں معلّٰی، ناگپور شریف، الغرض کہ پوری دنیا کے عاشقانِ مصطفٰی علیہ و آلہ و صحبہ أطیب الصلوة و أکمل الثناء نے اشکوں سے آنکھوں کا وضو کیا اور دل سے اس مردِ خدا کے رفعِ درجات کی دعا فرمائی -

زندگی بھر حضرتِ علامہ حافظ خادم حسین رضوی نور اللہ مرقدہ عشقِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جام تقسیم فرماتے رہے اور تحفظ ناموسِ رسالت اور ختمِ نبوت کا درس سکھاتے رہے - ان کا فلسفہ تو فقط اتنا تھا کہ "حضور نال محبت کرنی ہے اننے وا" یعنی اپنی حیات کا نصب العین فقط عشقِ آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سچی محبت ہے اور ایسی محبت جو چوں و چرا سے پاک ہو، جو کمالِ عشق و مستی بے نیازی کا مظہر ہو، جو پر خلوص اور صدق دل سے ہو -

عقل حیران ہے کہ وہ بیک وقت کتنی خدمات انجام دے رہے تھے، وہ صرف ایک عالم نہیں، بلکہ وہ ایک درسگاہ کے مدرس تھے عالم گر تھے، ایک جامعہ کے شیخ الحدیث تھے، صَرف و نحو کے امام تھے، کئی ماہانہ جریدوں کے سربراہ تھے، بے شمار مدارس کے سرپرست تھے، ایک صاحبِ سلسلہ صوفی تھے، پیرِ طریقت تھے، ایک سیاسی جماعت کے بانی و سربراہ تھے، ایک عظیم محدث، ایک کہنہ مشق مصنف تھے، میدانِ جہاد کے مجاہد تھے، محفلِ خطابت کی رونق تھے، اور اگر یوں کہوں تو نہ مبالغہ آرائی ہوگی نہ غلط بیانی کہ یقیناً وہ ہزاروں زندہ دلوں کی دھڑکن تھے اور رہیں گے -

آہ! آج وہ چمکتا ہوا ستارہ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو گیا، وہ علم و عرفان کا شمس تاباں خاکدانِ گیتی سے نکل کر عشقِ محمدِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بحر بیکراں میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے غروب ہو گیا، وہ آواز جو مردہ دلوں میں جان پھونکا کرتی تھی اب ہماری سماعتیں اس سے محروم ہو گئیں، جس کا نظارہ کروڑوں

دلوں کی عید تھی اب وہ فقط عالمِ تصور ہی میں نظر آئے گا، وہ آدمی کیا تھا عشق و عرفان، کیف و سرور، محبت و الفت، جود و سخا، صدق و صفا، جلال و جمال کا ایک چھلکتا ہوا جام تھا، جو اپنا تن من دھن سب کچھ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عزت و ناموس پر لٹا کر دنیا سے رخصت ہو گیا -

آہ صد آہ! وہ بلبلِ باغِ رضا کہاں گیا جس کی منقار ہمیشہ نغماتِ رضا سے تر رہتی تھی، جس کے لبوں پر فقط عشق مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے گیت تھے، وہ عظیم نعت خواں کہ جس نے اقبال کا تعارف دوبارہ دنیا کے سامنے پیش کیا اور کیا خوب کیا! واہ اے ویل چیئر والے بابا! خود تو بیٹھے رہے مگر سوئی ہوئی اُمت کو جگا گئے! خود تو خموش ہو مگر لاکھوں کو گویا کر گئے! اب تو مزے سے حضور کے جلووں سے لطف اندوز ہو رہے ہو مگر ہمیں دیدار رخ زیبا سے محروم کر گئے

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے — بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

قارئین کرام، جس آیت کریمہ کا ذکر میں نے شروع میں کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (۱۵۴)

اور جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں اس کا شعور نہیں

(سورہ البقرۃ آیت ۱۵۴)-

اب آپ اس آیت کے تناظر میں حضرتِ خادمِ دین و ملت کی رحلت کا جائزہ لیں، آخری سانس تک ایک مردِ قلندر میدانِ عمل میں بیٹھا ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کے مقدر میں وہ حسین موت لکھ دی ہے کہ ناموسِ رسالت پر پہرہ دیتے ہوئے اسے دنیا سے جانا ہے، وہ بیٹھا، اچانک طبیعت ناساز ہوتی ہے، ہسپتال لے جایا جاتا ہے اور چند لمحات کے بعد وہ اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملتا ہے - سبحان اللہ! واہ خادم حسین رضوی! آپ کی عظمتوں کو سلام، آپ کی خوش قسمتی کو سلام! آپ کے بلند اقبال کو سلام! کیا پیاری موت ہے کیسی میٹھی نیند ہے، کیا اونچا نصیبہ ہے! زندگی بھر خدمتِ دین و ملت فرماتے رہے اور آخری سانس میں بھی وہی خدمت نصیب ہوئی - کیا یہ اس بات کا اشارہ نہیں کہ اللہ و رسول نے آپ کی خدمات جلیلہ کو اپنی مقدس بارگاہ میں قبول فرما لیا ہے! سبحان اللہ سبحان اللہ !

جذبات کے اس تلاطم میں فقط آخری بات اتنی ہی کہنا چاہوں گا کہ دنیا خادم حسین رضوی کو جو بھی سمجھتی ہو، مگر اس پورے واقعے اور ان کی رحلت پر ملت اسلامیہ کے اس ردّعمل نے یہ ثابت فرما دیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی سچی غلامی جو اختیار کر لیتا ہے تو یہ ساری دنیا، سارا زمانہ اور تمام عاشقانِ مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم اس کے ہو جایا کرتے ہیں۔

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں   یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اللہ تبارک و تعالیٰ ہمیں پیارے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی سچی غلامی سچی محبت اور سچا عشق عطا فرمائے، مسلکِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ پر زندگی اور اسی پر موت عطا فرمائے -

آمین یارب العالمین یامجیب الدعوات بجاہ النبي الأمین من ھو دافع البلاءو الآفات علیہ افضل السلام و أکمل الصلوات

شریکِ غم:

گردِ راہِ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ

فردین احمد خاں فؔردین رضوی

بمقام : بریلی شریف، الہند